تعلیم وتربیت: چالیس روزہ دینی واخلاقی تربیتی کورس

مولانا محمد عادل

چند اہم نکات

انسان جسم وروح کا مرکب ہے اور کامل مسلمان وہی ہوسکتا ہے جو اپنے ظاہر کے ساتھ باطنی تعمیر وترقی کے لیے بھی فکرمند ہو، جب کہ باطنی وروحانی ارتقا کا مدار سنتِ نبویہ اور شریعتِ اسلامیہ کے مطابق عمل پر ہے، اس لیے ایک مسلم معاشرے کے قیام کے لیے تمام افراد کا دینی مزاج ومذاق سے ہم آہنگ ہونا اور شرعی احکام سے آراستہ ہونا لازمی ہے۔ بچے اور نوجوان کسی بھی معاشرے کی بنیادی اکائی کی حیثیت رکھتے ہیں، جس پر سوسائٹی کی عمارت کھڑی ہوتی ہے۔ ہمارے ملک میں بچوں اور نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد عصری تعلیمی اداروں سے وابستہ ہے، جن کی سالانہ چھٹیاں مختلف سرگرمیوں میں گزرتی ہیں۔ بعض عناصر نے فرصت کے ان لمحات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مختلف لادینی پروگرام شروع کر رکھے ہیں۔ اس لیے عرصہ سے اس مناسبت سے ایک دینی واصلاحی کورس کی ضرورت شدت سے محسوس کی جارہی تھی۔ اس صورتِ حال کے پیشِ نظر ہماری جامعہ کے اکابر اساتذہ نے باہمی مشاورت سے ایک کورس کا آغاز کیا۔ ۱۹۹۸ء میں ''جامع مسجد صالح'' صدر سے شروع ہونے والا یہ کورس ہر سال اندرون وبیرون ملک سینکڑوں مقامات پر منعقد ہوتا ہے۔ زیرِ نظر تحریر میں اس سلسلے کے بعض بنیادی نکات کی طرف اشارہ مقصود ہے:

بنیادی واساسی اہداف ومقاصد

موجودہ پرفتن دور میں معاشرے میں دین سے پہلوتہی کی بنا پر عملی واخلاقی خرابیوں کا جو سیلاب در آیا ہے، اس کے آگے بند باندھنے کی جد وجہد کا ایک حصہ یہ کورس بھی ہے۔ اس کا مقصد مسلکی وگروہی عصبیتوں اور فروعی واختلافی مسائل سے صرفِ نظر کرتے ہوئے ''مسلمان طلبہ کی تربیت اور کردار سازی'' پر توجہ مرکوز رکھنا ہے۔ نیز لادینی افکار ونظریات کی بیخ کنی اور اسلامی عقائد کو ذہن نشین کرنا، بنیادی احکام وآداب کی تعلیم اور عملی مشق اور دینی تربیت اس کے اساسی اہداف ہیں۔ لہٰذا ہر مرحلے میں ان امور کا استحضار نہایت ضروری ہے، اس لیے کہ نقطۂ نظر کی تبدیلی سے طریقِ کار بھی

لازماً متاثر ہوتا ہے، جس سے بعض اوقات فوائد کی بجائے نقصان کا اندیشہ ہے۔

طریقِ کار کے متعلق چند اہم امور

۱:......آغاز سے پہلے امامِ مسجد، علاقے کے فضلا (خواہ کسی بھی ادارے کے ہوں) اور دیگر ذمہ دار و بااثر شخصیات سے رابطے کیے جائیں اور ان کو اس سلسلے میں اپنے ساتھ دامے درمے قدمے سخنے کسی بھی نوعیت کے تعاون پر آمادہ کیا جائے۔ زیادہ سے زیادہ لوگوں سے انفرادی طور پر بات کی جائے۔ تشہیر کے جدید ذرائع سے حتیٰ الامکان بچنا ہی بہتر ہے، البتہ اپنے محلے اور قریبی محلوں کے ائمہ مساجد سے ملاقات کرکے ان کو جمعہ و دیگر عام اجتماعات میں اعلان و ترغیب کے لیے آمادہ کیا جائے۔

۲:......مقامِ انعقاد: بہتر ہوگا کہ کورس کے انعقاد کے لیے کسی مسجد کا انتخاب ہو، کیونکہ مسجد روحانی امراض کی علاج گاہ اور ایمانی فضا و ماحول سے آراستہ مقام ہے۔ مسجد میں محض بیٹھنا بھی باطنی ترقی کا باعث ہے اور مسجد میں رہ کر انسان گناہوں سے بھی محفوظ رہتا ہے، نیز اس سے بچوں کو مسجد آنے کی عادت بھی پڑے گی۔ لہٰذا بقدرِ استطاعت مسجد کو ہی ترجیح دی جائے، بصورتِ دیگر کسی اور مقام کو بھی اختیار کیا جا سکتا ہے۔

۳:......وقت کا تعین: کورس کے وقت کی تعیین کے بارے میں مقامی نوعیت کو پیشِ نظر رکھا جائے۔ جن اوقات میں زیادہ طلبہ کی شرکت متوقع ہو، انہی اوقات کو متعین کر دیا جائے۔ البتہ کوشش ہو کہ اوقاتِ تعلیم کے دوران کم از کم دو نمازوں کا وقت آئے، تاکہ بچوں میں باجماعت نماز کی عادت پیدا ہو۔

۴:......اساتذہ کا انتخاب: اساتذہ کے انتخاب میں ''صلاح و تقویٰ'' اہم شرط کی حیثیت رکھتا ہے۔ فضلا و علما ہوں تو زیادہ بہتر ہے۔ نیز ذاتی ذوق و شوق اور دینی خدمت کے جذبہ کے حامل فضلا کو ترجیح دی جائے، جو اہتمام کے ساتھ پڑھا سکتے ہوں۔

۵:......جامعہ کے اساتذہ کی نگرانی میں عصری طلبہ کے مستوی اور استعداد کی رعایت رکھتے ہوئے تدریجی انداز سے چار کتابیں مرتب کی گئیں ہیں:

۱- سینئر: نویں اور میٹرک یا اس سے آگے کے طلبہ کے لیے۔
۲- جونیئر: چھٹی، ساتویں اور آٹھویں کے طلبہ کے لیے۔
۳- بگنر: چوتھی اور پانچویں کے طلبہ کے لیے۔
۴- پرائمر: تیسری تک کے چھوٹے بچوں کے لیے۔

ان میں سے ہر کتاب میں چار مضامین ہیں: ۱- منتخب قرآنی آیات، ۲- منتخب احادیث، ۳- معرفتِ اسلام (بنیادی احکام اور سیرتِ طیبہ وغیرہ) اور ۴- عربی و انگلش۔ ان کی ترتیب میں اَن تھک محنتیں اور توانائیاں صرف ہوئی ہیں اور کئی سالوں کے تجربات اور مسلسل کوششوں کے بعد یہ کورس مرتب ہوا ہے، اور تعمیری پہلو غالب رکھا گیا ہے، اس لیے ہمارے خیال میں ان کی تدریس زیادہ مفید ثابت ہوگی۔ واضح رہے کہ ان کتب کے ساتھ کوئی تجارتی یا شخصی مفاد وابستہ نہیں ہے، اور نہ ہی اصل لاگت پر زیادہ نفع

رکھا گیا ہے، مقصود صرف مسلمان طلبہ کی اصلاح کی مقدور بھر کوشش ہے۔ اگر کسی مقام پر یہ مقصد کسی اور نصاب سے حاصل ہوتو ''چشمِ ماروشن دلِ ماشاد''، ہمارے نزدیک اہداف ومقاصد اصل ہیں۔

اسلوبِ تعلیم وتربیت

ا:...... استاذ کا انداز مربّیانہ ہو، تربیت کا مقصد پیش نظر رہے۔

۲:...... دینی مدارس کے طلبا کی بنسبت اس کورس کے شرکا کی نوعیت جداگانہ ہوتی ہے، اس لیے استاذ کا صبر وتحمل کی صفت سے متصف ہونا بے حد ضروری ہے۔

۳:...... تعلیم وتربیت میں مثبت انداز اپنایا جائے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:

''إن للّٰہ عباداً یمیتون الباطل بھجرہ ، ویحیّون الحق بذکرہ''۔ (حیاۃ الصحابہؓ:۳/۲۶۳، دار الکتب العلمیۃ)

''اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو باطل کو اس کا تذکرہ چھوڑ کر ختم کرتے ہیں اور حق کا تذکرہ کرکے اُسے زندہ کرتے ہیں۔''

لہٰذا منفی اور تردیدی انداز اور فروعی وسیاسی مسائل کے ذکر سے اجتناب برتا جائے۔

۴:...... اندازِ تدریس میں اسوۂ نبوی ملحوظ رہے۔ نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے انسانیت کے لیے معلم بنا کر بھیجا تھا اور زندگی کے دیگر شعبوں کی طرح بحیثیت معلم بھی آنحضرت ﷺ ہمارے لیے اسوہ اور قدوہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ تعلیم وتربیت میں آپ ﷺ نے مخاطبین کی ذہنی استعداد وصلاحیت اور مستوی کو دیکھتے ہوئے مختلف اسالیب اختیار فرمائے ہیں، جن کے دسیوں نمونے کتبِ احادیث میں ملتے ہیں۔ عالمِ عرب کے مشہور محدث اور محقق عالم شیخ عبد الفتاح ابو غدہ رحمہ اللہ علیہ (متوفی ۱۴۲۰ھ مطابق ۱۹۹۷ء) نے اس موضوع پر ایک نہایت مفید کتاب لکھی ہے، جس کا نام ہے: ''الرسول المعلمؐ و أسالیبہ في التعلیم''۔

ذیل میں احادیثِ مبارکہ سے مستنبط چند مفید اسالیب درج کیے جارہے ہیں:

ا- نمونہ بن کر اپنے عمل کے ذریعے تعلیم دینا، نیز اخلاقِ حسنہ کے ساتھ پیش آنا۔

۲- شرعی احکام کی تعلیم میں تدریج کا لحاظ، یعنی ابتدا میں فرائض وواجبات کی اہمیت ذہن نشین کرائی جائے اور پھر ''الأھم فالأھم'' کے اصول کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے نبوی طرزِ حیات اور اسلامی آداب کی تعلیم دی جائے۔ نیز ابتدا میں وضع قطع کے متعلق امور نہ چھیڑے جائیں۔

۳- تعلیم میں اعتدال کی صورت اختیار کرنا، تاکہ اکتاہٹ نہ ہو۔

۴- طلبا کے انفرادی امتیازات کی رعایت رکھنا، یعنی ان کے فہم کے مطابق گفتگو ہو اور سائل کے احوال کو سامنے رکھ کر جواب دیا جائے۔

۵- تنبیہ اور تشویق کے لیے سوال وجواب کی صورت اختیار کرکے تعلیم دینا۔

۶- عقلی دلائل کی روشنی میں سمجھانا، جیسے نبی کریم ﷺ نے بدکاری کی اجازت کی خاطر آنے والے نوجوان کو سمجھایا تھا۔

۷-تشبیہ وتمثیل اور ضرب الامثال کے ذریعے تعلیم دینا۔
۸-مٹی یا زمین پر خطوط کھینچ کر سمجھانا، دورِ حاضر میں بلیک بورڈ کا استعمال اسی اسلوب کی ایک صورت ہے۔
۹-بوقتِ ضرورت قول کے ساتھ ساتھ اشارے سے بھی وضاحت کرنا۔
۱۰-سائل کے سوال کا جواب دینا اور اس کے اشکالات کو دور کرنا۔
۱۱-اہم بات کو ذہن نشین کرانے کے لیے تاکیداً تین بار کہنا۔
۱۲-اہمیت دلانے کے لیے نشست یا ہیئت بدل کر بات کرنا۔

۵:......اگر کوئی طالب علم سوال کرے تو اس کی استعداد کو سامنے رکھتے ہوئے نرمی سے جواب دیا جائے، ڈانٹ ڈپٹ سے بالکل گریز کیا جائے۔

۶:......اگر سوال مناسب نہ ہو تو اچھے انداز سے اس بات کا رُخ پھیر کر مناسب بات کی طرف توجہ دلائی جائے۔

۷:......بچے اگر کوئی اچھی بات بتادیں، یا سوال کرنے پر معلوم ہوا کہ وہ انہیں پہلے سے معلوم ہے تو دل جوئی اور خوب تعریف کریں، تاکہ ایسے بچے مزید آگے بڑھیں اور دوسروں کی لیے بھی ترغیب ہو۔

۸:......وضو و نماز کی عملی مشق کرائی جائے۔

۹:...... بنیادی احکام اور مسنون دعائیں خصوصاً آج کل کے حالات کے پیشِ نظر حفاظتی دعائیں زبانی یاد کروائی جائیں۔

۱۰:......ایک دن کسی بات کی ترغیب دینے کے بعد اگلے دن اس کے بارے میں پوچھا جائے اور عمل کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

۱۱:......کتاب پڑھانے کے ساتھ ساتھ موقع ومناسبت سے تربیتی امور کی طرف بھی متوجہ کیا جائے، ہفتے میں ایک سبق اسی کے لیے مخصوص ہو۔

۱۲:......موقع بموقع بزرگوں کے واقعات سنا کر شوق پیدا کیا جائے، اور موجودہ اکابر کی مجالس سے استفادے کا جذبہ پیدا کیا جائے۔

۱۳:......کتاب شروع سے اس انداز سے پڑھائی جائے کہ متعینہ مدت کے اندر بآسانی پوری ہوجائے۔ خارجی باتوں پر اتنا وقت بھی صرف نہ ہو کہ کتاب مکمل نہ ہو، میانہ روی اچھی چیز ہے۔

۱۴:......جو طلبہ کورس کی کتابیں پڑھ چکے ہوں اور مزید دینی معلومات کے مشتاق ہوں تو ہماری نظر میں ان کے لیے درج ذیل نصاب مفید ثابت ہوگا:

۱:......سورۂ نساء، سورۂ لقمان اور سورۂ حجرات کی منتخب آیات کی تفسیر اور آخری بیس سورتیں حفظ۔
۲:......حیات المسلمین از مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ۔
۳:......تعلیم الاسلام (بڑوں کے لیے) از مولانا عمران عثمان حفظہ اللہ۔

۴:......الطریقۃ العصریۃ حصہ اول والقاموس الصغیر (معاون) از مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر دامت برکاتہم۔ البتہ موقع ومناسبت اور استعداد کے پیش نظر اس میں ردوبدل کا اختیار ہے۔

نیز جو شرکاء مزید وقت دے سکتے ہوں تو ''وفاق المدارس العربیہ'' کے متعارف کردہ ''دراساتِ دینیہ'' کے دوسالہ کورس کی طرف بھی توجہ دلائی جاسکتی ہے۔

یہ چند بنیادی امور ہیں جو درج کردیئے گئے ہیں، مزید معلومات اور مشاورت کے لیے تعلیمی اوقات میں جامعہ آکر کورس کی منتظمہ کمیٹی سے بالمشافہ ملاقات یا فون پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔ نیز اس سلسلے کے متعلق کسی بھی قسم کی تجاویز کا خیر مقدم کیا جائے گا۔

کراچی میں تعلیم وتربیت کورس کے چند اہم مراکز

۱:......جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن	۲:......جامع مسجد صالح، صدر
۳:......جامع مسجد قدسی، جمشید روڈ	۴:......جامع مسجد علی، شرف آباد
۵:......گول میمن مسجد، ہل پارک	۶:......ریاض مسجد، طارق روڈ
۷:......جہانگیری مسجد، پٹیل پاڑہ	۸:......سبحانی مسجد، پٹیل پاڑہ
۹:......محمدی مسجد، واٹر پمپ	۱۰:......جامع مسجد اکبر، سوسائٹی آفس
۱۱:......مسجد ابراہیمی، نارتھ ناظم آباد	۱۲:......مسجد بطحاء، نارتھ ناظم آباد
۱۳:......دارالعلوم عثمانیہ، بہار کالونی	۱۴:......مدرسہ رحمانیہ، بلال کالونی
۱۵:......داعی مسجد، گارڈن ایسٹ	۱۶:......جامع مسجد قبا، گلشن اقبال نمبر:۱
۱۷:......پاکستان مسجد، رنچھوڑ لائن	۱۸:......جامع مسجد عائشہ باوانی، شارع فیصل
۱۹:......چھوٹی مسجد، دہلی کالونی	۲۰:......شاداب مسجد بلاک:۱۰، عائشہ منزل
۲۱:......بیت الحمد (للبنات) آدم جی نگر	۲۲:......جامعۃ الصالحات، عزیز آباد
۲۳:......جامعہ سعیدیہ، زمزمہ کلفٹن	۲۴:......جامع مسجد ہادی مارکیٹ
۲۵:......جامعہ عربیہ الٰہیہ، لیاقت آباد	۲۶:......مسجد عثمان غنی، سلطان آباد
۲۷:......دارالعلوم حنفیہ، اورنگی ٹاؤن	۲۸:......جامع مسجد اقصیٰ، لطیف ٹاؤن
۲۹:......دارالعلوم رحمانیہ، گودھرا نیو کراچی	۳۰:......مدرسہ اصحابِ کہف، گودھرا نیو کراچی
۳۱:......مدرسہ فاطمہ للبنات، حسین آباد	۳۲:......مسجد نور، کیماڑی
۳۳:......مسجد عثمانیہ متصل اسلامیہ کالج	

☆☆☆